فازوا ورب الكعبة

رب کعبہ کی قسم وہ بازی جیت گئے



محمّد حذیفۃ الرضوي

محبوبِ کریم ﷺ کی حیاتِ ظاہری میں اسلام کی خاطر جامِ شہادت نوش کرنے والے صحابہ کرام کے اسماء کا مرتب مجموعہ

فَازُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

ربّ کعبہ کی قسم وہ بازی جیت گئے

حسبِ ارشاد و ایماء

العلّامۃ محمّد بلال القادري الرّضوي

ساکن مدینۃ المنوّرہ

جمع و ترتیب

محمّد حذیفۃ الرضوي

تفصیلات

کتیب کانام: فازوا وربّ الکعبة

موضوع: سیرت النبی ﷺ (غزوات و سرایا)

حسبِ ارشاد: حضرت علامہ محمد بلال قادری رضوی (ساکن مدینۃ المنورہ زیرِ کفالت امیر طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

جمع و ترتیب: محمد حذیفہ رضوی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

ناشر: مرکز مودۃ الحسن والحسین رضی اللہ عنہما

سن اشاعت: 1448 – 2026

صفحات: 51

فِہرست

الاهداء

پہلے: منزلِ مقصود کی منزل، وہ جو کہ جب دنیا سے گئے تو کہنے والوں نے درست کہا تھا کہ "وہ تنہا نہیں بلکہ؛ عالم ہی اپنے ساتھ لے گئے"، وہی کہ جن کے گھوڑوں کے کھروں سے اڑتی ریت، اور تلوار سے چمکتی چنگاری کے انتظار میں آج بھی غزہ و عسقلان ملبوں کے سندیس بھیجتے ہیں، وہی کہ جنہوں نے اپنی آنکھوں میں لہو اتار اور شعلے سلگا کر اُرناط برنس کا سر کاٹا اور حرمت سرکارِ دو عالم ﷺ کا بدلہ لے کر مسلمانوں کو جِلا بخشی، وہ جو فیض یافتہ صانع المجاھدین سیدنا غوث اعظم محبوبِ سبحانی ہوئے، یعنی: اسلام کے سلطان **حضرت شاہ الناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب الایوبی** علیہ الرحمہ۔

دوسرے: دورِ حاضر میں مسلمانوں کے وجود میں "جہاد فی سبیل اللہ" کی روح پھونکنے والے، امامِ برحق کہ جنہوں نے حاضر و موجود سے بیزار کر کے لاکھوں مسلمانوں کو حضور نبی اکرم ﷺ کی عزت و ناموس، ختمِ نبوت، اور غلبۂ اسلام کی خاطر اپنے خون کو پیش کرنے کا جذبہ عطاء فرمایا، ہمارے شیخ و مربی، یعنی: مجدد دوراں امیر المجاھدین **حضرت علامہ حافظ خادم حسین بن لعل خان رضوی** نور اللہ مرقدہ۔

الاتصاف والاتحاف

اپنے والدین کریمین یعنی: خادم و خادمہ درِ **سیدتنا بتولِ زہراء ملکہِ کونین** سلام اللہ تعالیٰ علی ابیھا وعلیھا وامھا وعلی زوجھا وبعلیھا، **وسیدنا امیرِ طیبہ حمزۃ الخیر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ وأرضاہ کے نام کہ جنہوں ''صدقے یارسول اللہ ﷺ''، **''لبیک لبیک لبیک یارسول اللہ ﷺ''**، اور ''گستاخ نبی کی ایک سزا سر تن سے جدا، سر تن سے جدا''، کے فلک شگاف نعروں اور غزوات النبی ﷺ کے درس، اہل بیت اطہار واصحاب اخیار، ازواج مطہرات ووالدین ساجدین، پاکان امت وغازیان اسلام سے محبت کی گود میں پالا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله أمواتا بل أحياء عند ربهم يرزقون

تمہید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قارئین کرام! یہود و نصاریٰ کی صدیوں پر محیط منصوبہ بندی، بالخصوص دورِ حاضر میں جہاد فی سبیل اللہ سے امت مسلمہ کو دور کرنے کیلئے "فتنہِ ترکِ جہاد" کو جن چیزوں نے تقویت بخشی ان میں سے ایک مسلمانانِ عالم کی تاریخِ اسلام سے ناواقفیت تھی، ستائیس جنگوں میں سیدنا نبی الملاحم ﷺ کے بنفس اقدس جلوہ گری، اور مسلسل سرایا میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے جہاد فی سبیل اللہ کو امت سے چھپایا گیا تو آج بحیثیتِ امت ہم زوال پذیر ہو رہے ہیں۔

حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی الملاحم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((اَلْجِهَادُ مَاضٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) ترجمہ: جہاد بروزِ قیامت تک باقی (جاری) رہے گا[1]۔

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی السیف ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ)) ترجمہ: اور جان لو کہ بے شک جنت تلواروں کے سائے تلے ہے[2]۔

خطبہ حج، منبر مسجد الحرام و مسجد النبوی زاد اللہ شرفھما سے لے کر تمام مساجد کے منبر و محراب سے "آیات واحادیثِ جہاد" کی عدم تبلیغ نے بھی امت مسلمہ کے اعصاب کو کچھ یوں کمزور کر دیا کہ آج کا مسلمان اللہ وحدہ لاشریک کی راہ میں شہادت کی خواہشِ حق کو بھلا بیٹھا ہے۔ ہم نے اس کرب کو محسوس کیا کہ ہمیں بحیثیت مسلمان بہت سی شخصیات کے تعارف کی تلاش تو ہے، لیکن المیہ یہ ہے کہ وہ جانثار صحابہ کرام وقرابت دار شاہ ابرار ﷺ جنہوں نے محبوب کریم ﷺ کی حیات ظاہری میں ہی اپنی جانوں کے نذرانے دینِ حق اسلام کی خاطر پیش کیے ان کے اسماء سے بھی اکثر طبقات کی لاعلمی ہے۔ ان شہدائے عظام رضی اللہ عنہم کی محبت پیدا کرنے کیلئے کہ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

{مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ} ترجمہ: مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا[3]۔

---

[1] الاستذکار ج/5ص/135

[2] صحیح البخاری ج/4ص/22 حدیث نمبر: 2818، صحیح مسلم ج/5ص/143 حدیث نمبر: 1742

[3] سورۃ الاَحزاب، آیت نمبر: 23

اور ربّ العالمین جل جلالہ نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

{وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۞ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۞ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ}

ترجمہ: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہر گز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔ خوش ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہ ملے، کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم۔ خوشیاں مناتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل کی اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا اجر مسلمانوں کا[4]۔

کے اسمائے مبارکہ، ان غزوات و سرایا کے ساتھ کہ جن میں انہوں نے جامِ شہادت نوش کیا ان کے اسماء کو (غزوہ و سریہ) کے مختصر تعارف کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کر دیں۔

---

(4) سورۃ آلِ عمران، آیت نمبر: 169–171

اس مجموعے کی ترتیب میں ہمارا طریقہ کار

حتی الامکان کوشش کی گئی کہ کون سے صحابی کون سے غزوہ میں شہید ہوئے ہیں تلاش کر کے انہیں اسی غزوہ کے شہداء کی فہرست میں درج کیا جائے۔

حتی الامکان کوشش کی گئی کہ اسماء کی مکمل تخریج ہو لیکن دو یا تین مقامات پر اسمائے مبارکہ کی مصادر و مراجع اصلیہ میں عدم موجودگی کی بناء پر قبیلہ یا ان کے کسی قرابت دار کا حوالہ پیش کیا گیا ہے۔

ہر غزوہ و سریہ کا حاشیے میں مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔

جن کتب سے معلومات حاصل کی گئی ہیں ان کے مکمل حوالے کو ہر صفحے پر درج کرنے سے اجتناب کرتے ہوئے مصادر و مراجع میں ایک ہی مرتبہ تفصیلاً درج کیا گیا ہے۔

غزوہ اور سریہ میں فرق

غزوہ کی تعریف:

غزوہ اس جنگ کو کہتے ہیں جس میں نبی الملاحم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بنفسِ نور شرکت فرمائی ہو (خواہ لڑائی ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو)۔

سریہ کی تعریف:

سریہ وہ جنگ یا فوجی مُہم ہے جو صاحب الجہاد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری طور پر شرکت کے بغیر (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی قیادت میں) ہوئی ہو۔

فَازُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

رب کعبہ کی قسم وہ بازی جیت گئے

شھدائے غزوہِ بدر رضی اللہ تعالی عنھم [5]

سَيِّدُنَا مِهْجَعُ بْنُ صَالِحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عُمَيْرُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ (مَالِكٍ) بْنِ أُهَيْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عَاقِلُ بْنُ الْبُكَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا ذُو الشِّمَالَيْنِ عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ ابْنُ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا مُعَوِّذُ بْنُ الْحَارِثِ ابْنُ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا يَزِيدُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

---

[5] **غزوۂ بدر الکبریٰ:** کفر و اسلام کے درمیان ہجرت کے دوسرے برس 17 رمضان المبارک کو پہلا بڑا معرکہ رونما ہوا، اس غزوہ کو قرآن کریم نے یوم الفرقان فرمایا، امام ابو القاسم الطبرانی اور حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہما اللہ نقل فرماتے ہیں: 2 گھوڑے، 70 اونٹ، 6 زِرہیں، اور 8 تلواروں کے ساتھ اس غزوہ میں مسلمانوں کے لشکر کی تعداد 313 تھی جن میں سے قتال میں 305 صحابہ کرام شامل ہوئے، جبکہ؛ 100 گھوڑے، 700 اونٹ، اور کثیر التعداد جنگی آلات سے لیس کفار کے لشکر کی تعداد 1000 کے قریب تھی۔ سپہ سالار اعظم ﷺ نے مسلمانوں کے لشکر کی کمان اُسد اللہ و رسولہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو عطاء فرمائی اور مسلمانوں کا علم سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو عطاء فرمایا۔ امام اھل السیر ابنِ ھشام علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: غزوۂ بدر الکبریٰ میں 70 مشرکین واصل جہنم ہوئے اور اتنے ہی قیدی بنے، 70 مقتولین میں سے نصف غالب علی کل غالب امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے تنِ تنہا واصلِ جہنم فرمائے اور ایک قول 70 میں سے 25 کا ہے۔ اور کفار نے یہ بھی کہا کہ ہماری صفوں کو سب سے زیادہ تہس نہس کرنے والا شتر مرغ کا پر لگا کر لڑنے والا تھا اور وہ فاعل الخیرات اسد اللہ و رسولہ سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما تھے۔ مسلمانوں کے لشکر جرار میں سے 14 صحابہ کرام **رضوان اللہ علیہم اجمعین** نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔ اللہ تعالی کے حبیب مکرم ﷺ نے 17 ویں شب میں مقامِ ناز میں رب ذو الجلال سے خوب مناجات کی، اور اللہ جل جلالہ نے مسلمانوں کی پہلے 1000 پھر 3000 پھر 5000 فرشتوں کے ذریعے مدد فرمائی۔ غزوۂ بدر الکبریٰ کا تفصیلی بیان سورۃ الانفال اور کچھ حصہ سورۃ آل عمران میں موجود ہے۔

امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

گردِ مہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال — بدر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام

سَيِّدُنَا رَافِعُ بْنُ الْمُعَلَّى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ
سَيِّدُنَا عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ
سَيِّدُنَا صَفْوَانُ بْنُ وَهْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ
سَيِّدُنَا سَعْدُ بْنُ خَيْثَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ
سَيِّدُنَا مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

شهدائے غزوۃ السویق رضی اللّٰہ تعالی عنهم [6]

سَيِّدُنَا مَعْبَدُ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا حَلِيفٌ لِمَعْبَدٍ الْمَذْكُورِ أَعْلَاهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

---

[6] **غزوۂ سویق:** ابوسفیان (جب مسلمان نہ ہوئے تھے، فتحِ مکہ کے موقع پر مشرف بااسلام ہو کر رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کی فہرست میں آگئے) بدر کی ہار کا بدلہ لینے کے لیے مکہ سے ہجرت کے دوسرے سال ماہ ذوالحجہ میں نکلا۔ اور مدینۃ المنورۃ کے قریب "العریض" نامی ایک جگہ پر حملہ کر کے ایک مسلمان صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا، اور کھجور کے درختوں کو آگ لگا دی۔ جان کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جانثاروں کے ہمراہ ان تمام کے تعاقب میں روانہ ہوئے۔ مشرکین شجاعت مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خوف کے مارے بھاگے اور اپنے بوجھ کو ہلکا کرنے کے لیے "سویق" (ستّو) کے تھیلے پھینکنے لگے، پس اسی لیے اس (غزوے) کا نام غزوۂ سویق پڑ گیا۔

شہدائے غزوۂ احد رضی اللہ تعالی عنھم [7]

[7] **غزوۂ احد:** یہ غزوۂ بدر کے بعد مسلمانوں کی دوسری بڑی جنگ تھی، جو مدینۃ المنورۃ سے تین میل یعنی چار کلومیٹر کے فاصلے پر "جبلِ احد" (احد پہاڑ) کے دامن میں لڑی گئی۔ ہجرتِ مصطفی کریم ﷺ کے تیسرے برس ہفتے کے دن 7 یا 15 شوال کو مسلمانوں اور قریش کے درمیان ہوئی۔ کفارانِ مکہ عامۃ اور قریش خاصۃ بدر کا بدلہ لینا چاہتے تھے، چنانچہ؛ انہوں نے 3 ہزار کا لشکر جمع کیا اور طیبۃ الطابۃ کی جانب پیش قدمی شروع کردی۔ مسلمانوں کے لشکر کی ظاہری تعداد ابتدا میں 1000 تھی اور پھر 300 منافقین اپنے رئیس عبداللہ بن اُبَی ابنِ سلول کی مکار قیادت میں "مقامِ شوط" جو تقریباً ڈیڑھ میل ہے وہیں سے واپس لوٹ گئے، یوں مسلمانوں کی تعداد 700 رہ گئی۔ آپ کے ذوق کی نظر ہمارے شیخ و مربی مجدد دوراں امیر المجاھدین امام خادم حسین رضوی کا ایمان افروز ایک جملہ پیش کرتے ہیں، فرماتے تھے: "منافق کی اپنی ترجیحات ہوتی ہیں، منافق تو اسلام کے ساتھ ڈیڑھ میل بھی نہیں چل سکتا اور نہ ہی وہ کبھی راضی ہوتا ہے"۔ خیر کفار کے لشکر میں موجود ان کی عورتوں نے انہیں جوش جذبہ دلانے کیلئے خوب رقص و سرود پیش کیا، اور معرکہ شروع ہو گیا لیکن اسد اللہ ورسولہ، سیدنا حمزہ بن عبد المطلب کے ہاشمی خون کے تلاطم سے کفار کا پتہ پانی ہوا اور کلیجہ منہ کو آپہنچا، مولی المسلمین حیدرِ اشجع کی ذوالفقار کفار کے علمبرداروں کو ان کے جھنڈوں سمیت زمین بوس کرتی جارہی ہے، 1000 تیر خال الحبیب سیدنا سعد بن ابی وقاص کی کمان سے کافروں کے سر کھول چکے ہیں، ابنِ عمیر سیدنا مصعب کے دست طیب میں مسلمانوں کا علم بلند ہے، یوں ابتدا میں مسلمان فتح یاب رہے، لیکن "جبل رماۃ" سے مسلمانوں کے نزول کے بعد موقع پاتے ہی خالد بن ولید (جو اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے، صلح حدیبیہ سے قبل ہی مشرف بااسلام ہو کر رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کی فہرست میں آگئے) نے پیچھے سے حملہ کر دیا۔ یوں جنگ کا نقشہ بدل گیا اور 70 مسلمان شہید ہوئے، جبکہ درجنوں کفار کو اصحابِ ابرار نے واصل جہنم کیا جس میں سے اہل السیر کے اتفاق سے نصف سیدنا ذابّاً عن وجہ رسول اللہ حمزۃ الخیر نے واصل جہنم فرمائے۔ اس غزوہ میں جہاں امیرِ طیبہ کو بعد از شہادت سید الشہداء کا لقب بزبان سیدنا مختار کل ﷺ عطاء ہوا، اور وہیں تاحیات اسلام کے اعظم **"فیلڈ مارشل"** کا تمغہ بھی پیش ہو گیا، میدان اُحد میں ہی سیدنا عبداللہ بن جحش کے مبارک جثمان کا مثلہ کیا گیا۔

اسلام اور مسلمانوں کا سب سے بڑا نقصان: وہ یہ ہوا کہ ملعونوں نے تاجدارِ ختم نبوّت ﷺ کی جانب چاروں جانب سے حملے کیے 30 صحابہ کرام تو طوافِ عشق میں ہی جامِ شہادت نوش فرما گئے لیکن ایک بدبخت کا پھینکا پتھر دندان اقدس شریف میں سے ایک درِّ عدن کے ایک حصے کو مس ہو گیا اور دمِ اقدس واطہر ﷺ ظاہر ہو گیا، پس محبوبِ پاک ﷺ کو یہ تکلیف پہنچنا امت کیلئے سب سے بڑا نقصان ہے۔ غزوہِ احد اور شہدائے اخیار کا بیان قرآن کریم کی سورۃ آل عمران میں موجود ہے۔ امامِ اہل سنّت اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

جاں نثارانِ بدر و اُحد پر درود ‏ ‏ ‏ حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام

سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ، أَسَدُ اللهِ وَأَسَدُ رَسُولِهِ ﷺ سَيِّدُنَا حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا شَمَّاسُ بْنُ عُثْمَانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عَمْرُو بْنُ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا الْحَارِثُ بْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عُمَارَةُ بْنُ زِيَادِ بْنِ السَّكَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا سَلَمَةُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا ثَابِتُ بْنُ وَقْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا رِفَاعَةُ بْنُ وَقْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا حُسَيْلُ بْنُ جَابِرٍ أَبُو حُذَيْفَةَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا صَيْفِيُّ بْنُ قَيْظِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا حُبَابُ بْنُ قَيْظِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عَبَّادُ بْنُ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا الْحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا إِيَاسُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عُبَيْدُ بْنُ التَّيِّهَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا حَبِيبُ بْنُ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا يَزِيدُ بْنُ حَاطِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا أُنَيسُ بْنُ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا أَبُو حَبَّةَ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا أَبُو سَعْدٍ خَيْثَمَةُ بْنُ خَيْثَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا سُبَيْعُ بْنُ حاطِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضاهُ

سَيِّدُنا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا قَيْسُ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا ثَابِتُ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا عَامِرُ بْنُ مُخَلَّدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا أَبُو هُبَيْرَةَ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا عَمْرُو بْنُ مُطَرِّفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا أَوْسُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا قَيْسُ بْنُ مُخَلَّدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا كَيْسَانُ عَبْدٌ لِبَنِي النَّجَّارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا سُلَيْمُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا نُعْمَانُ بْنُ عَبْدِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا أَوْسُ بْنُ الْأَرْقَمِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا مَالِكُ بْنُ سِنَانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا سَعِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا ثَعْلَبَةُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا سَقْفُ بْنُ فَرْوَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا ضَمْرَةُ حَلِيفٌ لِبَنِي طَرِيفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا نَوْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا عَبَّاسُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا نُعْمَانُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنا الْمُجَذَّرُ بْنُ زِيَادٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عُبَادَةُ بْنُ الْحَسْحَاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا رِفَاعَةُ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عَمْرُو بْنُ الْجَمُوحِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا خَلَّادُ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا أَبُو أَيْمَنَ مَوْلَى عَمْرِو بْنُ الْجَمُوحِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا سُلَيْمُ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عَنْتَرَةُ مَوْلَى سُلَيْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا سَهْلُ بْنُ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا ذَكْوَانُ بْنُ عَبْدِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عُبَيْدُ بْنُ الْمُعَلَّى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا مَالِكُ بْنُ تُمَيْلَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا حَارِثُ بْنُ عَدِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا مَالِكُ بْنُ إِيَاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا إِيَاسُ بْنُ عَدِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عَمْرُو بْنُ إِيَاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

شھدائے یوم الرّجیع رضی اللہ تعالی عنھم[8]

سَیِّدُنَا مَرْثَدُ بْنُ كَنْعَانَ الْغَنَوِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَیِّدُنَا خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَیِّدُنَا عَاصِمُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ أَبِي أَفْلَحَ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَیِّدُنَا زَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَیِّدُنَا زَيْدُ بْنُ مُزَيَّنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَارِقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَیِّدُنَا مُغِيثُ بْنُ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَیِّدُنَا خَالِدُ بْنُ الْبُكَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

---

[8] **یوم الرجیع:** یہ سانحہ ہجرت کے چوتھے سال ماہ صفر المظفر میں پیش آیا "عضل" اور "قارہ" قبائل کے چند افراد بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے اور اسلام سکھانے کے لیے معلمین عطاء فرمانے کی درخواست کی۔ نبی کریم ﷺ نے 10 صحابہ کرام (بشمول سیدنا عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ جنہوں نے دونوں جہانوں کے سب سے بڑے شقی، (یعنی: محبوب کریم ﷺ کو سب سے زیادہ ایذاء پہنچانے والے)، گستاخِ رسول، ولد الزنا ولید بن مغیرۃ کو بدر سے واپسی پر نبی المحرّض ﷺ کے حکم پر واصل جہنم کیا۔ اور سیدنا خبیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ کہ جنہیں اسیر بنا کر کفارانِ مکہ نے اس طرح کاٹا کہ جسم پر ایک پورہ کی مقدار بھی کوئی مقام نہ بچا کہ جس پر زخم نہ مارا گیا ہو۔ اسی مقام پر سیدنا زید بن دثنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زخموں سے چور چور، پھانسی کے پھندے پر کھڑے ہو کر مسئلہ ناموس رسالت ﷺ کو ایک فرمان میں سمجھایا، اور آپ کا یہ فرمان ادبِ بارگاہِ رسالت اور عشق رسول ﷺ کا وہ درس ہے جو تا صبحِ قیامت مسلمانوں کیلئے نصابِ کامل ہے، جب آپ سے کفارانِ مکہ نے پوچھا اے زید! کیا تمھیں یہ گوارا ہے کہ آج یہاں تمہاری جگہ تمہارے نبی ہوتے (العیاذ باللہ) اور تم اپنے اہلِ خانہ کے درمیان ہوتے؟ حالات اضطراب میں سیدنا زید نے مچل کر فرمایا: "سنو، اللہ جل جلالہ کی قسم! مجھے اس مقام پر اس حالت میں یہ بھی گوارہ نہیں کہ کوئی ادنی سا کانٹا بھی میرے آقا و مولا ﷺ کے قدم اشرف میں جہاں وہ جلوہ فرما ہیں وہاں جا چبھے"۔ یہیں ابو سفیان نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے کسی کو کسی سے اتنا محبت کرتے کبھی نہ دیکھا جتنا (سیدنا) محمد (رسول اللہ ﷺ) کے اصحاب کو ان سے محبت کرتے ہوئے دیکھا)۔ کو روانہ کیا۔ جب یہ وفد مکہ اور عسفان کے درمیان "الرّجیع" نامی چشمے پر پہنچا، تو ان لوگوں نے غداری کی اور بنو لحیان کے 100 تیر اندازوں کو بلا لیا۔ صحابہ کرام نے مقابلہ فرمایا، اور یوں اکثر نے جامِ شہادت نوش فرمالیا، اور کچھ کو ملعونوں نے قید کر کے مشرکین مکہ کو بیچ دیا، جہاں انہیں سولی پر باندھ کر شہید کر دیا گیا۔

شهدائے بئرِ معونہ رضی اللّٰہ تعالی عنهم[9]

سَيِّدُنَا مُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا حَكِيمُ بْنُ كَيْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا حِرَامُ بْنُ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا سُلَيْمُ بْنُ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا الْحَارِثُ بْنُ صِمَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا ثَابِتُ بْنُ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عُرْوَةُ بْنُ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عَائِذُ بْنُ مَاعِصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا مُعَاذُ بْنُ عَائِصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا مَسْعُودُ بْنُ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا سُفْيَانُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا مَالِكُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا سُفْيَانُ بْنُ حَاطِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا سُهَيْلُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

---

(9) **بئرِ معونہ:** ہجرت کے چوتھے سال ماہ صفر المظفر میں ہی ابو براء عامر بن مالک کی درخواست پر نبی کریم ﷺ نے "نجد" کے لوگوں کی ہدایت کے لیے 70 جلیل القدر قرّاء صحابہ کرام کا وفد روانہ فرمایا۔ جب کریموں کا یہ وفد "بئرِ معونہ" پہنچا، تو عامر بن طفیل نے آس پاس کے قبائل "رعل، ذکوان، اور عصیہ" کو اکٹھا کر کے صحابہ کرام پر حملہ کر دیا۔ سیدنا عمرو بن امیہ ضمری کے علاوہ تمام صحابہ کرام شہید کر دیے گئے۔ محبوبِ غم گسار ﷺ کو اس دردناک واقعے کا اتنا شدید صدمہ پہنچا کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک نمازِ فجر میں ان قاتل قبائل پر دعائے جلال (قنوتِ نازلہ) فرمائی۔ قرآنِ کریم کے قاریوں کے شوقِ شہادت کے مختلف مناظر امام ابن ھشام و امام ابن اسماعیل بخاری و دیگر نے نقل کیے لیکن سیدنا حِرام بن ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تیر لگتے ہی خون کا جاری فوارہ دیکھ کر "فزت ورب الكعبة" کہنا عرش کو آج بھی خوب یاد آتا ہے، قرأتِ قرآن سے اپنے وجود کو اتنا طیب و طاہر کر لینا کہ جب جنابِ اقدس سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خادم ہمارے سردار حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بدبخت ناریوں نے شہید کر دیا تو آپ کی لاش کا آسمان کی طرف بلند ہونا یہ ثابت کر رہا تھا کہ اس نفسِ مطمئنہ پر قرأتِ قرآنِ کریم کا خوب غلبۂ لطیف ہے۔

سَيِّدُنَا سَعْدُ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا طُفَيْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا سَهْلُ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا مُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا نَافِعُ بْنُ بُدَيْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا أَنَسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا أَبُو الْفَاتِحِ أُبَيُّ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا أُبَيُّ بْنُ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا أَخُو أُبَيِّ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا مَسْعُودُ بْنُ خَلْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

شهید غزوهِ بنی مصطلق رضی اللّٰہ تعالی عنه[10]

سَیِّدُنَا هِشَامُ بْنُ صُبَابَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

(10) **غزوۂ بنی مُصطلق:** جسے اہل سیر نے غزوۂ مریسیع بھی قلم بند فرمایا، یہ شعبان کے حضوری مہینے میں ہجرت کے پانچویں یا چھٹے سال پیش آیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر ملی کہ بنو مصطلق کا سردار حارث بن ابی ضرار مسلمانوں کے خلاف جنگ کی تیاری کر رہا ہے۔ نبی السیف ﷺ نے صحابہ کرام کو جمع فرمایا اور "مریسیع" کے مقام پر پہنچے۔ کفر و اسلام کے لشکروں کا آمنا سامنا ہوا، شدید تیر اندازی ہوئی اور بہت جلد محبوب ﷺ کی برکت سے مسلمان غالب آ گئے۔ اس جنگ میں مسلمانوں نے خوب مالِ غنیمت حاصل فرما کر مزید جنگوں کیلئے جنگی آلات کو محفوظ فرمایا۔

شہدائے غزوۂ خندق رضی اللہ تعالی عنہم (11)

(11) غزوۂ خندق: ہجرت کے پانچویں سال شوال المکرم کے پہلے عشرے میں کوہِ سلع کے دامن میں یہ عظیم القامہ معرکہ پیش آیا۔ بنو نضیر کے یہودی سرداروں نے عرب کے مختلف قبائل کو ریاستِ اسلام مدینۃ المنورۃ پر حملے کے لیے اکسایا، جس پر قریش، غطفان اور دیگر قبائل نے مل کر ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا۔ جب یہ خبر مسلمانوں تک پہنچی تو اُشجع الاُشجعین صلی اللہ علیہ وآلہ واُصولہ واَزواجہ واصحابہ وبارک وسلم نے شیطان کی آشر باد پر اسلام کے خلاف آنے والوں سے لڑنے کیلئے جهاد في سبيل الله کی تیاری کا حکم جاری فرماتے ہوئے مشاورت فرمائی۔ مختلف حربی تدابیر کے بعد حضور کی مجلس کے پیارے سیدنا سلمان بن اسلام الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ کے گرد خندق کھودنے کا مشورہ پیشِ بارگاہِ حبیب ﷺ کیا، جو کہ عربوں کے لیے بالکل ایک نیا طریقہ تھا۔ چنانچہ؛ بھوک کی شدت سے صحابہ کرام نے ایک پتھر کو پیٹ پر باندھ کر خندق کی کھدائی شروع فرمادی، صحابہ کرام کی نگاہ بطنِ اقدس ﷺ کی جانب ہوئی تو حریص علیکم بالمؤمنین رؤوف الرحیم ﷺ نے اپنے بطن شریف سے دو پتھروں کو لپیٹا ہوا ہے، اور اہل سیر نے نقل فرمایا کہ صحابہ کرام فرماتے ہیں: "محبوبِ پاک ﷺ نے خود اپنے کاندھوں پر خندق سے نکلتی مٹی کو اتنا اٹھایا کہ سید القمر وابن الکریمین ﷺ کی چاندی سے زیادہ روشن گردن کو مٹی نے اتنا چوما کہ آپ کی گردن نور کی وہ سفیدی ترابِ مدینہ کی تہہ کے پیچھے چلی گئی"۔ مشرکین جب پہنچے تو خندق دیکھ کر حیران رہ گئے، اور مدینۃ المنورہ کا محاصرہ کرکے بیٹھ گئے، اسی موقع پر حضور کی تڑپ میں بکتے بکاتے یہودیوں کے ستائے سلمان فارسی کو سیدنا مختارِ کل ﷺ نے اپنے اہلِ بیت میں شامل فرما کر سلمان محمدی بنادیا۔ محاصرے کے دوران مدینہ کے اندر موجود یہودی قبیلے بنو قریظہ نے معاہدہ توڑ دیا، یہ دیکھ کر منافقین نے جنگ سے بھاگنا شروع کردیا، آخر منافق جو ٹھہرے۔ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ غطفان کو مدینہ کی ایک تہائی کھجوریں دے کر الگ کرنے کیلئے سردارِ قبیلہ عُیینہ بن حصن کو بٹھایا معاہدہ لکھنے کے دوران وہ اپنی ٹانگیں جان دوعالم ﷺ کی طرف پھیلا کر بیٹھ گیا، اسی دوران سیدنا اُسید بن حُضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ داخلِ خیمہ قدس ہوئے اسے اس حال میں ملاحظہ کرتے ہوئے فرمایا: "اوئے بندر کی آنکھوں والے اپنی ٹانگوں کو سیدھا کر! تیری جراُت کیسے ہوئی کہ تو اپنی ٹانگوں کو بارگاہِ حبیب ﷺ میں پھیلائے، اللہ کی قسم! اگر مجھے حضور ﷺ کی مجلس کا حیاء نہ ہوتا تو میں تیرا پیٹ چیر کر تیری پیشاب والی نالی اپنے بھالے سے پھاڑ دیتا"۔ پس آپ کی اسی گفتگو کے دوران جبلِ غیرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی خیمہ قدس میں داخل ہوئے اور سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے سے حضور کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: "یارسول اللہ ﷺ اگر تو یہ اللہ کا حکم اور آپ کی رضا ہے تو آپ معاہدہ فرمالیں اور کھجوریں دے دیں، لیکن! اگر آپ ہمارے لیئے یہ فیصلہ فرماتے ہیں تو اللہ تعالی نے آپ کی وجہ سے اسلام کے ذریعے ہمیں عزتوں سے نوازا ان کی کیا جراُت یہ ہمارا مقابلہ کریں آپ انہیں واپس فرمادیں سید دوعالم ﷺ نے فرمایا: ((سعد جیسے آپ چاہیں، سعد جیسے تمہاری مرضی!)) ابنِ معاذ

سَيِّدُنَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا أَنَسُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا الطُّفَيْلُ بْنُ النُّعْمَانِ/الطُّفَيْلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ غَنَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا كَعْبُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا سِنَانُ بْنُ صَيْفِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سیدنا سعد نے سردارِ غطفان عُیینہ کو فرمایا: "اٹھ! ہم تجھے تلوار سے جواب دیں گے نا کہ کھجوریں"۔ بترجمۂ امیر المجاھدین: "اٹھ ایتھوں اسی تینوں تلوار دے سکدے آں، وڈا آیا کھجوراں لینڈا"۔ ساتھ ہی سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جامع القرآن کامل الحیاء والایمان سیدنا ذوالنورین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے حکم پر معاہدہ تحریر فرما رہے تھے ان سے معاہدہ لے کر پھاڑا اور عیینہ کو خیمہ قدس سے نکال باہر فرمایا۔ محاصرے کے دوران کفار کے چند گھڑ سواروں نے خندق عبور کرنے کی کوشش کی جس میں سے ان کا سب سے بہادر، بزعم کفار ایک ہزار افراد کی طاقت رکھنے والا عمرو بن عبدِ ود خندق عبور کر پایا، مولی المسلمین امام العارفین اسد اللہ المرتضیٰ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو محبوبِ اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے تلوار عنایت فرما کر، مولا کے مولا نے خود اپنے حبیب کے سر پر عمامہ باندھا اور نصرتِ اسلام کی خاطر روانہ فرمایا، گرد و غبار میں کچھ نہ نظر آتے ہوئے نعرۂ تکبیر بلند ہوا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ((علی نے اسے مار ڈالا))۔ صحابہ کرام فرماتے ہیں: "ایک ضرب حیدری میں سرتاپا دو ٹکڑوں میں ہم نے ابنِ عبدِ ود کو پڑا ہوا پایا"، ایک سند امام العارفین کو یہ عطاء ہوئی کہ سید الاولین والآخرین ﷺ نے فرمایا: ((علی کی یہ ضرب جن وانس کی عبادت سے بہتر ہے))۔ شاعر کہتا ہے:

خندق کے سامنے کبھی خیبر کے سامنے | کتنے غرور ٹوٹے ہیں حیدر کے سامنے

اسی نازک وقت میں غطفان کے ایک سردار سیدنا نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا (جو کہ اس وقت تک خفیہ تھا)۔ انہوں نے مشرکین اور یہودیوں کے درمیان ایسی جنگی تدبیر فرمائی کہ دونوں کا اتحاد ٹوٹ گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے سخت آندھی و طوفان بھیجا جس نے کافروں کے خیمے اکھیڑ دیے اور جلتی آگ بجھا دی، وہ سردی سے کانپتے کانپتے محاصرہ ختم کر کے واپس لوٹنے پر مجبور ہو گئے۔ قرآنِ کریم نے اس غزوہ کو احزاب فرمایا اور اس کے مفصل بیان کیلئے سورۃ الاحزاب کو اللہ تعالیٰ نے اپنی لاریب کتاب میں نازل فرمایا۔ اسی غزوہ کے دوران مسجد فتح کے مقام پر دست اقدس ﷺ نے ایک حجر کو تین ضربوں میں توڑتے وقت اسلام کے غلبے کی تین بشارتیں عطاء فرمائیں۔

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

شهیدان غزوہِ بنی قریظہ رضی اللّٰہ تعالی عنہما[12]

سَيِّدُنَا خَلَّادُ بْنُ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا سِنَانُ بْنُ مِحْصَنٍ[13] رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

---

(12) **غزوۂ بنی قُریظہ:** یہ غزوہ ہجرت کے پانچویں برس ہی ان یہودیوں کے خلاف ہوا جنہوں نے غزوۂ خندق (احزاب) کے دوران محبوب پاک ﷺ سے غداری کی تھی۔ ہمارے آقا سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے جانثاروں کے ساتھ بنی قریظہ کے یہودیوں کا محاصرہ فرمایا یہاں تک کہ انہوں نے ہتھیار ڈال دیے اور حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ تعالی عنہ (جو غزوۂ احزاب میں رگِ اکحل پر تیر لگنے کے سبب شدید زخمی تھے) کو اپنا ثالث مقرر کیا۔ محبوب پاک ﷺ نے اپنے پیارے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالی عنہ کا خیمہ اپنی مسجد میں لگوایا ہوا تھا کہ محبوب بار بار سعد کے خیمے میں داخل ہو کر اپنے سعد کو اپنا دیدار کرواتے رہیں چنانچہ؛ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ تعالی عنہ کو مقررہ مقام پر لایا گیا آپ نے فیصلہ فرمایا: "کہ ان کے مردوں کو قتل کیا جائے، بچوں اور عورتوں کو قیدی بنایا جائے اور ان کے اموال مسلمانوں میں تقسیم کر دیے جائیں"، نبی اکرم ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: ((بے شک اللہ اور اس کے رسول کی بھی یہی چاہت تھی))، پس سیدنا رحمۃ للعالمین ﷺ نے بنی قریظہ کے 700 یہودیوں کو ایک ہی دن میں قتل کروا کے اندھے گڑھوں میں پھینکوا دیا۔ بنی قریظہ کے اس تاریخی فیصلہ کے چند ایام بعد ہی آپ رضی اللہ تعالی عنہ جامِ شہادت نوش فرما گئے، ایسی شہادت کہ جان کائنات ﷺ نے فرمایا: ((سعد بن معاذ کی شہادت سے عرشِ رحمٰن (خوشی سے) جھوم اٹھا))۔

(13) اور الاستیعاب میں آپ کا نام: سَيِّدُنَا سِنَانُ بْنُ وَهْبِ بْنِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

شہدائے غزوۂ غابہ رضی اللہ تعالی عنہم[14]

سَيِّدُنَا ذَرُّ بْنُ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا مُحْرِزُ بْنُ نَضْلَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا وَقَّاصُ بْنُ مُحْرِزٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

---

(14) **غزوۂ غابہ:** جسے اہلِ سیر نے ذی قرد بھی لکھا ہے، یہ ہجرت کے چھٹے سال ماہِ ربیع الاول (اے اہل سنن! کبھی ہمیں یوں بھی جشنِ میلاد النبی ﷺ منانا چاہیے کہ جس میں غزوات النّبی اور جھاد فی سبیل اللہ کا خوب چرچہ ہو) پیش آیا۔ قبیلہ غطفان کے کچھ لوگوں نے مدینۃ المنورہ کی سرحد کے قریب "غابہ" نامی ایک جگہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونٹوں، اونٹنیوں پر حملہ کر دیا، آقا ﷺ کے اونٹوں، اونٹنیوں کی تربیت فرمانے والے صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کو ملعونوں نے شہید کر دیا، اور ان کی زوجہ کو اونٹوں، اونٹنیوں سمیت اغوا کر لیا۔ یہ خبر پہنچتے ہی حضرت سیدنا سلمہ بن عمرو بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ اکیلے ہی ان بد معاشوں کے تعقب میں نکلے پس جب صحابی نے ڈاکوؤں کے گھوڑوں کو دیکھا تو بجلی کی تیزی سے ان تک جا پہنچے، اور ساتھ ہی دیگر صحابہ جو فوری طور پر تعاقب میں نکلے تھے ابن اکوع سے جا ملے، اب صحابی بیان کرتے ہیں جب حضرت سلمہ بن عمرو کسی ڈاکو پر حملہ آور ہوتے تو اسے للکارتے ہوئے فرماتے: "لے اور یمت ہے تو میرے وار کو برداشت کر اور جان لے میں ہی ابن الاکوع (یعنی: اکوع کا پوتا) ہوں"۔ یوں خاتونِ شہید اور اونٹوں، اونٹنیوں، کو تمام تر مال سمیت صحابہ کرام نے چھڑوایا۔ اس مہم کے دوران صحابہ کرام میں سے دو شہید ہوئے، اور دو کافر مارے گئے، باقی تمام کے تمام بھاگ گئے۔

ضمیرِ عشق کی زندگی کیلئے ایک سوال ہے: مسلمانوں! صحابہ کرام نے تو رسول اکرم ﷺ کے اونٹوں، اونٹنیوں پر دست دراز کرنے والوں سے جنگ کی آج ہم بحیثیتِ مسلمان گستاخانِ رسول کے خلاف اتنے کمزور ہو گئے کہ ہم حضور کی عزّت و ناموس کے تحفظ کی خاطر گستاخوں کو واصلِ جہنم کرنے کی بات کرنے میں بھی گھبراہٹ کا شکار ہیں؟ اے مسلمان اپنے دل سے پوچھ مُلّا سے نہ پوچھ۔

شھدائے ذی القصہ رضی اللّٰہ تعالی عنھم(15)

سَيِّدُنَا أَبُو نَائِلَةَ سِلْكَانُ بْنُ سَلَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا الْحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا رَجُلٌ مِنْ رِجَالِ اللهِ مِنْ قَبِيلَةِ مُزَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا رَجُلٌ آخَرُ مِنْ رِجَالِ اللهِ مِنْ قَبِيلَةِ مُزَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي غَطَفَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

---

(15) **سریۃ ذی القصۃ:** ہجرت کے چھٹے سال بنو ثعلبہ اور بنو عوال کے لوگ مدینۃ المنورۃ پر حملے کے لیے "ذوالقصۃ" (مدینہ سے چند میل دور) پر جمع ہو رہے تھے۔ نبی المحرّض صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محافظ ناموسِ رسالت غازی حرمت سرکارِ دو عالم سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں 10 صحابہ کرام کو بھیجا۔ دشمن اسلام نے رات کے اندھیرے میں اچانک حملہ کر دیا، جس میں 9 صحابہ کرام شہید ہوئے اور سیدنا محمد بن مسلمہ زخمی حالت میں مدینۃ المنورہ واپس آئے۔ بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا أمین الأمۃ المحمدیۃ ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو 40 صحابہ کرام کے ساتھ روانہ فرمایا، جنہوں نے دشمن سے مقابلہ فرما کر انہیں کو بھگا دیا اور مالِ غنیمت حاصل کر کے لشکر اسلام کو مزید آلاتِ حرب سے لیس فرمایا۔

شهید عرنیین رضی اللّٰہ تعالی عنہ[16]

سَيِّدُنَا يَسَارٌ النُّوبِيُّ مَوْلَى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ ل

---

(16) **سریۃ العرنیین:** ہجرت کے چھٹے سال ہی قبیلہ عکل اور عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آئے، بیمار ہوئے تو مختار کل ﷺ نے انہیں مدینۃ المنورہ سے باہر صدقے کے اونٹوں کے پاس جا کر ان کا دودھ اور پیشاب پینے کا حکم ارشاد فرمایا تا کہ وہ شفا پائیں، (جو انہیں دو قبائل کیلئے خاص تھا)۔ جب وہ ٹھیک ہو گئے، تو انہوں نے سیدنا رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں، اونٹنیوں کی تربیت فرمانے والے محبوب کے پیارے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بے دردی سے شہید کر دیا، یہاں تک کہ ان کی لاش مبارک کا مثلہ کر دیا، اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ آپ ﷺ نے سیدنا کرز بن جابر الفہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں صحابہ کرام کو ان کے تعاقب میں روانہ فرمایا، صحابہ کرام انہیں گرفتار کر کے بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں لے آئے، محبوب پاک ﷺ نے ان سے قصاص لینے کا حکم ارشاد فرمایا چنانچہ؛ ان سے خوب قصاص لیا گیا۔

شهید وادی القری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ[17]

سَیِّدُنَا وَرْدُ بْنُ مِرْدَاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

(17) **سریۃ وادي القری:** ہجرت کے چھٹے سال ہی حبیب الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں وادی القریٰ کی طرف محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سریہ بھیجا، تاکہ؛ وہاں کے یہودی قبائل اور ان کے حلیفوں کی نقل و حرکت پر نظر رکھی جاسکے۔ اس مہم میں مسلمانوں پر اچانک حملہ ہوا جس میں چند صحابہ کرام شہید ہوئے اور حضرت سیدنا زید بن حارثہ زخمی حالت میں واپس مدینۃ المنورہ لائے گئے۔ (یاد رہے کہ اس کا بدلہ بعد میں غزوہ وادی القریٰ کی صورت میں لیا گیا) آگے مطالعہ فرمائیں۔

شہدائے غزوہِ خیبر رضی اللہ تعالی عنہم (18)

سَيِّدُنَا أَوْسُ بْنُ حَبِيبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا أَوْسُ بْنُ فَاكِهٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا أَوْسُ بْنُ عَائِذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا أَسْلَمُ الْحَبَشِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا ثَابِتُ بْنُ وَاثِلَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا رِفَاعَةُ بْنُ مَسْرُوحٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَكْثَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

---

(18) **غزوۂ خیبر:** خیبر وہ شہر تھا جہاں مدینۃ المنورہ سے نکالے گئے بنو نضیر کے یہودی آباد ہوئے تھے۔ یہ شہر مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا گڑھ بن چکا تھا، آخر تھے جو یہودی اور سازش تو فطرتِ یہود ہے۔ یہ وہی تھے جنھوں نے غزوۂ خندق میں قبائل کو اکسایا، بنو قریظہ کو غداری پر ابھارا، اور اب وہ غطفان اور مدینہ میں مقیم منافقین کے ساتھ مل کر "دار الھجرۃ" پر حملے کی تیاری کر رہے تھے۔ صلحِ حدیبیہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی سرکوبی کا فیصلہ فرمایا اور ہجرت کے ساتویں برس ماہِ محرم الحرام میں خیبر کا رخ فرمایا۔ خیبر میں یہودیوں کے 8 مضبوط قلعے تھے۔ مسلمانوں نے ایک ایک کر کے سات قلعے فتح کیے۔ اور آٹھویں کا 16 من وزنی دروازہ ایک ہاتھ میں اٹھانے کیلئے پر تو دستِ قدرت مولا علی شیرِ خدا کا انتخاب نبی اکرم ﷺ نے یوں فرمایا کہ :((کل میں جھنڈا اس شخص کو عطاء فرماؤں گا کہ جس کے ہاتھ پر فتح ہی ہو گی، اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے خوب محبت کرتا ہے، اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس سے خوب محبوب رکھتے ہیں"، چنانچہ محبوب کا پیارا آشوبِ چشم میں لعاب اقدس ﷺ کے ذریعے شفاء پا کر مرحب کو کاٹنے روانہ ہوا، اور دو ٹکڑے کرنے سے قبل غنڈے کو یوں فرمایا: "ہاں میں ہی علی ابنِ ابی طالب ہوں کہ جس کی ماں نے اس کا نام حیدر رکھا!"، یہودیوں نے سخت مزاحمت کی لیکن کس کی جرات کہ مصطفی جانِ جہاد ﷺ کے جانثاروں کی کاٹ سے بچ سکے، آخر کار یہودیوں نے صلح کی درخواست کی۔ رحمۃ للعالمین ﷺ نے ادھ مروں کی جانیں بخش دیں اور انہیں اس زمین پر کھیتی باڑی کی اجازت اس شرط پر عطاء فرمائی کہ وہ آدھی پیداوار مسلمانوں کو پیش کریں گے۔ اس جنگ میں 19 صحابہ کرام نے جامِ شہادت نوش فرمایا، جبکہ 93 یہودی مارے گئے۔ مفکرِ اسلام، مصورِ پاکستان قلندرِ لاہوری علامہ محمد اقبال کیا خوب فرماتے ہیں:

کبھی تنہائی کوہ و دمن عشق — کبھی سوز و سرور و انجمن عشق

کبھی سرمایہ محراب و منبر — کبھی مولا علی خیبر شکن عشق!

سَيِّدُنَا سُلَيْمُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ هُبَيْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عَدِيُّ بْنُ مُرَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عُرَّةُ بْنُ مُرَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عُمَارَةُ بْنُ عُقْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عُمَيْرُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا مَسْعُودُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا مَحْمُودُ بْنُ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ [19] رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

(19) آپ کی شہادت غزوہ خیبر کے دوران زہر آلود لقمے کے سبب ہوئی، جب آپ زہر کی شدت سے مائدۃ الرّسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر تڑپے تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے غلام سے پوچھا: ((کیا تمیں لقمہ زبان پہ رکھتے ہوئے معلوم نہ ہوا کہ اس میں زہر ہے)) عرض کی: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے پتہ چل چکا تھا کہ یہ لقمہ زہر میں تر ہے، لیکن میں نے اس لیے منہ سے باہر نہ نکالا کہ یہ فعل کہیں آپ کی طبیعت مبارکہ پر گراں نہ گزر جائے" اس حد تک ادب و تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں مبالغہ کرنے کے باوجود بھی وہ کرام حق رسول ادا نہ کر سکے پھر کائنات میں کون ہے جو محبوب کا حق ادا کر دے۔

شهید غزوہِ وادی القری رضی اللہ تعالی عنہ[20]

سَيِّدُنَا مِدْعَمٌ الْحَبَشِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

(20) **غزوہ وادی القریٰ:** ہجرت کے ساتویں سال غزوہ خیبر سے فراغت کے بعد، رسول اللہ ﷺ نے اپنے جانثاروں کے ساتھ "وادی القریٰ" کا رخ فرمایا، جہاں یہودیوں کی ایک بہت بڑی تعداد آباد تھی اور وہ حسبِ عادتِ یہود مسلمانوں کے خلاف سازشیں رچا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی لیکن انہوں نے جنگ چاہی۔ صحابہ کرام نے قہرِ خداوندی بن کر انہیں کاٹنا شروع فرمایا، پیاسی تلواروں کو یہود کے خون نے خوب سیراب کیا، دشمن کے کئی نامور جنگجو لمحوں میں مارے گئے، بالآخر یہودیوں نے خیبر کی طرح جزئیہ دینے اور نصف پیداوار مسلمانوں کو پیش کرنے کی شرط پر گھٹنے ٹیک دیے، (پس منظر صفحہ: 33 پر گزر چکا ہے)۔

اے کاش! کہ آج بھی مسلمانوں کو کوئی ایسا حاکم میسر آتا جو اسرائیل کو خیبر اور وادی القری کی یاد دلا کر گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرتا، اور موجودہ ستاون مسلم ممالک کے مردہ ضمیر حکمرانوں کو یہود و نصٰری کے آلہِ کار بننے سے روک پاتا۔

شهید خربة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ[21]

سَيِّدُنَا مِرْدَاسُ بْنُ نَهِيكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

[21] **سریۃ الخربۃ:** ہجرت کے آٹھویں برس "الخربۃ" (جو بلقاء کے نواح میں ملکِ شام کے راستے پر واقع ہے) کی طرف محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیدنا غالب بن عبداللہ اللیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں ایک دستہ روانہ فرمایا۔ اس کا مقصد "بنو مرہ" یا اس کے آس پاس کے سرکش قبائل کی سرکوبی کرنا تھا جنہوں نے مسلمانوں کے خلاف عداوت کا مظاہرہ کرنے کی جسارت کی تھی۔ پس فضل الٰہی کہ مہم کامیاب رہی اور مسلمان شر مٹا کر مدینۃ الخیر کو واپس لوٹے۔

شهید ابنِ أبی العوجاء رضی اللّٰہ تعالی عنہ [22]

سَيِّدُنَا الْأَخْرَمُ بْنُ أَبِي الْعَوْجَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

[22] **سریۃ ابن أبی العوجاء:** ہجرت کے آٹھویں برس ہی سیدنا رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابن ابی العوجاء السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو 50 صحابہ کے ساتھ "بنو سلیم" کی طرف بھیجا۔ دشمن کو پہلے ہی اطلاع مل چکی تھی، انہوں نے بڑی تعداد میں جمع ہو کر مسلمانوں کا محاصرہ کر لیا۔ شدید لڑائی ہوئی، مسلمانوں کے تیر ختم ہو گئے اور سیدنا ابن ابی العرجاء شدید زخموں میں سربلندی اسلام اور محبوب کریم ﷺ کے دین کی اشاعت کیلئے اللہ کی راہ میں قتال فرماتے فرماتے جامِ شہادت نوش فرما گئے۔

شهيد أطلح رضی اللہ تعالی عنہ[23]

سَيِّدُنَا كَعْبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

(23) **سریۃ ذات اُطلح:** ہجرت کے آٹھویں برس ہی ملکِ شام کی سرحد کے قریب "ذات اُطلح" نامی مقام پر "بنو قضاعہ" کے لوگ مسلمانوں کے خلاف لشکر جمع کر رہے تھے۔اور غیب کی خبریں بتانے والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا کعب بن عمیر الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ کی قیادت میں 15 صحابہ کرام کو بھیجا۔جب انہوں نے دشمن کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے انکار کیا اور تیروں کی بارش کر دی۔سیدنا کعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخموں میں ہی اللہ جل جلالہ کا دیدار کرتے کرتے جنانِ خلد میں تشریف لے گئے۔

شھدائے غزوہِ مؤتہ رضی اللّٰہ تعالی عنھم[24]

سَيِّدُنَا زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا جَعْفَرُ الطَّيَّارُ بْنُ أَبِي طَالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا جَابِرُ بْنُ أَبِي صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا أَبُو كِلَابِ بْنُ أَبِي صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

---

(24) **غزوہ مؤتہ:** ہجرت کے آٹھویں برس ہی سلطنتِ روم (بازنطینیوں) اور ان کے حلیف عرب عیسائیوں کے خلاف پہلی بڑی جنگ مؤتہ (آج کی مملکتِ اردن میں رونما ہوئی)۔ مختصر پسِ منظر یہ کہ رومی گورنر شرجیل بن عمرو الغسانی نے سید المرسلین، خاتم النبیین ﷺ کے سفیر اعزّ سیدنا حارث بن عمیر الازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا تھا (آج جو نصرانی عالمی چیمپئن بنے پھرتے ہیں، مسلمانانِ عالم کو دہشت گرد قرار دے کر امن کا درس دیتے ہیں اور مسلمان حکمران، ان کے سبق کے بعد پوچھ تاچھ میں اپنے یہودی و نصرانی آقاؤں کو خوش کرنے کیلئے اسلام اور اسلامی اقدار کو پسِ پشت ڈال کر جہاد سے دور بزدلی کا درس بنامِ قوم سے خطاب کرتے ہیں۔ اے کاش کہ ان دہشت گردوں (یہودی و نصاریٰ) کا تاریک ماضی پڑھا ہوتا یا کاش کہ قوم نے بزبانِ حضرتِ اقبال ”ابلیس کی مجلسِ شوریٰ“ کی پہچان رکھی ہوتی تو آج غزہ سمیت مسلمان ممالک ویران و تباہ نہ ہوتے)۔ نبی الملاحم ﷺ نے 3 ہزار کے لشکر جرار کو 1 لاکھ رومیوں کے مدّ ِمقابل روانہ فرمایا اور بالترتیب سیدنا زید بن حارثہ، سیدنا جعفر بن ابی طالب، اور سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کو امیر مقرر فرمایا۔ میدان جنگ میں پہنچ کر معلوم ہوا کہ رومیوں نے اپنی تعداد کو 2 لاکھ سے بھی بڑھا لیا ہے، اللہ اللہ شوقِ شہادت اور جذبہ جہاد یہ تینوں اسلامی جرنیل باری باری شہید ہو گئے۔ ہر ایک کی لسانِ صدق پر یہی جاری تھا: "شالا حضور ﷺ دیاں شاناں ہونیاں نے"۔ اور غیب خبریں بتانے والے اللہ کے محبوب نبی ﷺ کی جہاد سے محبت دیکھو کہ مسجد نبوی شریف زاد اللہ تعالیٰ شرفہ میں جلوہ افروز آقا ﷺ اپنے اہل بیت و اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو مؤتہ کے پل پل کی خبر سے آگاہ فرما رہے ہیں، یہاں تک کہ وہ لمحہ آ گیا کہ فرشتوں کے جھنڈ میں ہمشکلِ مصطفیٰ ﷺ سیدنا جعفر ابن عم رسول اللہ دونوں بازوؤں کے کٹ جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی عطا سے خصوصی پروں سے پرواز کرتے ہوئے بارگاہِ حبیب ﷺ میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کر کے مراد پالی کہ وہ اپنے آقا سے سلامتی کی دعا لینے حاضر خدمت ہوئے تھے، اور لبھائے مقدس ﷺ سے سن لیا: ((وعليكم السلام أخي جعفر)) اس کے بعد قیادت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنبھالی، ابو عبد الرحمٰن سیدنا خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بہترین جنگی حکمتِ عملی نے بازنطینیوں کو شکست دے کر مسلمانوں کو بحفاظت نکال لیا۔ اسی جنگ میں اُنہیں سیدنا مختار کل ﷺ نے "سیف اللہ المسلول" (اللہ کی کاٹ دار تلوار) کا لقب عطاء فرمایا۔

سَيِّدُنَا سُرَاقَةُ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عُبَادَةُ بْنُ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا وَهْبُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا مَسْعُودُ بْنُ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا مَسْعُودُ بْنُ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عُبَادَةُ بْنُ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا هُوَيْجَةُ بْنُ بُجَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

شہیدانِ فتحِ مکہ رضی اللہ تعالی عنہما[25]

سَیِّدُنَا حُبَیْشُ بْنُ أَشْعَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَیِّدُنَا کُرْزُ بْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

---

(25) **غزوۂ فتحِ مکہ:** ہجرت کے آٹھویں سال 20 رمضان المبارک کو یہ عظیم غزوہ یوں پیش آیا کہ قریش نے "صلحِ حدیبیہ" کا معاہدہ اس وقت توڑ دیا جب انہوں نے اپنے اتحادی "بنو بکر" کو مسلمانوں کے اتحادی قبیلے "بنو خزاعہ" پر حملے میں مدد دی۔ جواب میں نبی کریم اُشجَ الاُشجعین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے 10 ہزار صحابہ کرام کا عظیم لشکر جرار تیار فرمایا اور مکۃ المکرمہ میں داخل ہوئے۔ ہائے وہ کیا منظر تھا جب سیاہ رنگ کا عمامہ باندھے سیدنا عبد اللہ بن عبد المطلب، اور سیدتنا آمنۃ بنت وہب کے لعل نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرمِ کعبہ میں تشریف لائے، اللہ کے شکر میں سید الخلائق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ والضحیٰ قصواء (محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک اونٹنی) پر بندھے کجاوۂ نور کو منور فرمارہا تھا یعنی: اللہ جل جلالہ کے حضور انکساری میں جھکا ہوا تھا۔ وہ کفار مکہ میں خوف، وہ سیدنا سعد بن عبادہ کی للکار: "آج نہیں چھوڑیں گے، آج تو لڑائی کا دن ہے"۔ وہ سیدنا خالد بن ولید کے دستے کی تلواروں کی چنگاریاں، کہ جن پر عکرمہ بن ابی جہل کے کچھ لوگوں نے حملہ کرنے کی کوشش کی تو سیف اللہ المسلول سیدنا خالد بن ولید نے انہیں شکست دیتے ہوئے ان کے 12 مار گرائے، اور اسی دوران 2 مسلمان شہید ہوئے۔ پھر کعبے کی عزت کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام بتوں کو پاش پاش فرما کر مزید بحال فرمایا، پھر ملیحِ عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کو معاف کرتے ہوئے فرمایا: ((جاؤ! تم سب آزاد ہو))۔ لیکن گستاخانِ رسول کو جہاں پاؤ واصل جہنم کردو! کا حکم احکم جاری فرمایا۔ پس ابنِ خطل کو کعبۃ اللہ کے غلاف اور دیوار کے درمیان چھپے ہوئے نبی الملاحم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانثاروں نے قتل کر دیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیارے سیدنا بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔ اللہ اللہ وہ وفاء کہ ارشاد نبوّت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاری ہوا کہ وادیِ حجون میں میرا خیمہ نصب کردو! بعض اہل ذوق نے اس حدیث مبارکہ کی شرح میں یہ نکتہ بیان کیا کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امّ سیدۃ النساء، کہفِ امن وامّاں سیدتنا اُم المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کی قبرِ انور والی مبارک وادی میں استراحت کو اختیار فرمایا۔ قرآن کریم نے اس فتحِ مبین کو سورۃ الفتح اور سورۃ النصر میں بیان فرمایا۔ حلمِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرتِ اقبال یوں سلام پیش کرتے ہیں:

لطف و قہر او سراپا رحمتی، آن بیاران این باعدا ر حمتی
آن کہ بر اعدا در رحمت گشاد، مکہ را پیغام "لاتثریب" داد

شہدائے غزوۂ حنین رضی اللہ تعالی عنہم(26)

سَیِّدُنا أَیْمَنُ بْنُ عُبَیْدٍ الْحَبَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَأَرْضَاہُ

سَیِّدُنا حُوَیْرِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَأَرْضَاہُ

سَیِّدُنا مُرَّۃُ بْنُ سُرَاقَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَأَرْضَاہُ

سَیِّدُنا سُرَاقَۃُ بْنُ حُبَابٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَأَرْضَاہُ

سَیِّدُنا سُرَاقَۃُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَأَرْضَاہُ

سَیِّدُنا یَزِیدُ بْنُ زَمْعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَأَرْضَاہُ

---

(26) **غزوۂ حنین:** مکۃ المکرّمہ کی فتح عظیم کے بعد شوال المکرم میں قبیلہ ہوازِن اور ثقیف نے مسلمانوں پر حملے کے لیے فوج جمع کرنا شروع کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بڑے لشکر کے ساتھ ان کی جانب پہلے ہی روانہ ہو گئے۔ "حنین" کے مقام پر یہ عظیم غزوہ رونما ہوا، اللہ اللہ وہ معجزہ کے آقا کے دستِ اقدس ﷺ سے برسائی ہوئی کنکریاں ہر ایک دشمن کی آنکھیں بند کر گئیں، جب جنگ کا رخ تبدیل ہوا تو نبی المحرّض صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سفید خچر "دلدل" پر سوار یہ رجز پڑھتے ہوئے کفّار کی جانب بڑھے کہ: ((اس بات میں کیا شک کہ میں اللہ کا (محبوب) نبی ہوں، اور ہاں ہاں میں ہی تو (ساقی حجاج بیت اللہ) عبد المطلب کا فرزند ہوں!))۔ اے مسلمانو! اس رجز سے وہابیہ ودیابنہ کا کلیجہ خوب چھلنی کرو کہ جو بے ایمان وبدبودار، محبوب کریم ﷺ کے والدین کریمین طیبین، نورین وساجدین کے ایمان پر معترض ہو کر اپنا ٹھکانہ جہنم کو بناتے ہیں، ساتھ ہی عامۃ الناس کے ایمان کو خطرے میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ میرے والد گرامی قدر، علامہ محمد بلال قادری رضوی ادام اللہ ظلہ علینا بتمام العافیۃ اُصولِ مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی بارگاہ میں سلام رضا میں اضافت سے یوں سلام پیش ہیں:

والدینِ نبی پر ہو دائم درود ان کے آباء کی عظمت پہ لاکھوں سلام

یاد رکھو! ایمان اور حلاوت ایمان نصیب ہی حضور کے والدین قمرین کی چوکھٹ سے ہوتا ہے اور ایمان کی امان سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا ہیں، اور حلاوت تذکرہِ سیدنا عبد اللہ اطہر)۔ اور یوں شجاعت و دُعائے رسول ﷺ کی برکت سے مسلمانوں کو عظیم فتح حاصل ہوئی۔ قرآن کریم کی سورۃ التوبہ میں اس غزوہ کا ذکر موجود ہے۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں:

گرمی ہنگامہ بدر و حنین حیدر و صدیق و فاروق و حسین

صدق خلیل بھی ہے عشق، صبر حسین بھی ہے عشق معرکہ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق

شهدائے غزوہِ طائف رضی اللّٰہ تعالی عنهم[27]

سَيِّدُنَا الْحَارِثُ بْنُ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا حُبَابُ بْنُ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عُرْفُطَةُ بْنُ حُبَابٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا صَبِيحَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا رَقِيمُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا ثَابِتُ بْنُ جِذْعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا سَعِيدُ بْنُ سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا السَّائِبُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عَبْدُ بْنُ قَوَّالٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا مُنْذِرُ بْنُ عَبْدِ بْنُ قَوَّالٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

---

(27) **غزوۂ طائف:** یہ غزوہ ہجرت کے آٹھویں برس ذوالقعدۃ میں حنین کے بعد ہوا۔ "بنو ثقیف بھاگ" کر طائف کے قلعے میں بند ہو گئے تھے۔ مسلمانوں نے 18 دنوں تک ان کا محاصرہ کیا اور اُس دور کے جدید حربی آلہ منجنیق کا استعمال بھی کیا، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محاصرہ ختم کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ صحابہ کرام نے بنو ثقیف کے لیے دعائے جلال کی التجاء کی، لیکن نبی مکرم ﷺ نے ان کے لیے ہدایت کی دعا فرمائی، اور یوں وہ سب مسلمان ہو گئے۔ اور یہ نبی الملاحم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری قتالی غزوہ تھا۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان فرماتے ہیں:

وہ دعا جس کا جوبَن بہارِ قبول — اس نسیمِ اِجابت پہ لاکھوں سلام

مختلف غزوات وسرایا کے شہداء رضی اللّٰہ تعالی عنہم[28]

سَيِّدُنَا قُرَّةُ بْنُ عُقْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا مَالِكُ بْنُ خَلَفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا مُخَيْرِيقُ بْنُ النَّضِيرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا ثَابِتُ بْنُ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا سَهْلُ بْنُ الرُّومِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا يَزِيدُ بْنُ سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا طُفَيْلُ بْنُ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا مَسْعُودُ بْنُ خَلْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللهِ حَكَمُ بْنُ سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا مَسْعُودُ بْنُ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

سَيِّدُنَا هَبَّارُ بْنُ سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ

---

[28] شہدائے کرام کے اسماء کی فہرست کے اس آخری حصے میں یہ وہ اسماء ہیں کہ جن کے متعلق اہل سیر وتراجم نے متفقہ طور پر یہ لکھا کہ یہ صحابہ کرام محبوبِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں ہی رتبہِ شہادت پر فائز ہوئے، لیکن کس مشہد ومیدان میں یہ واضح نہیں۔

جاتے جاتے

بمشیّۃ اللہ سبحانہ وتعالی اس رسالے میں آپ مطالعہِ سیرتِ خیر الأنام ﷺ کے غزوات اور سرایا کا بیان ایک مخصوص عنوان کے تحت مختصراً مطالعہ کر چکے، آپ کے دل نے یقیناً اس کو پڑھنے کے بعد شوق و جستجو نے انگڑائی لی ہو گی اور آپ کی پیاس مزید بڑھ چکی ہو گی، اور ان شاء اللہ آپ اس تشنگی کو سیرتِ مصطفی ﷺ کے اہم باب یعنی "جہاد فی سبیل اللہ"، غزوات اور سرایا کی صورت میں ضرور مطالعہ کریں گے۔

ہماری اہم ترین ذمہ داری: نبی مکرم ﷺ کے رشتے میں ماموں، شاملِ سابقون الأوّلوں و عشرہِ مبشّرہ حضرت سیدنا سعد بن ابی وقّاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق صحابہ کرام کی اولادیں فرماتی ہیں کہ آپ غزواتِ رسول کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتے: "اے بچّو! یہ تمہارے آباواجداد کی میراث ہے پس اسے ضائع مت کرنا"[29]۔

حضرت سیدناوابن سیدناامامناوابن امامناعلی اوسط بن حسین بن علی بن ابی طالب زین العابدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم فرماتے ہیں: "ہمیں ہمارے آباغزواتِ رسول ﷺ اس طرح یاد کرواتے جیسے قرآنِ کریم کی سورتوں اور آیات کو یاد کرا دیا جاتا ہے"[30]۔

والدین کے لیے ایک عظیم سنت ہے کہ ہم بھی اپنی اولاد کو (خود) غزوات و سرایا کی تعلیم دیں، انھیں جہاد فی سبیل اللہ کی آیاتِ قرآنیہ پڑھائیں اور ان کی تفسیر کا مطالعہ بھی صحیح العقیدہ سنی مفسرین کی تفسیر سے کروائیں۔

---

(29) الجامع الاخلاق الراوی وآداب السامع ج/2ص/195

(30) البدایہ والنھایہ ج/3ص/243

وارثین منبر و محراب کے نام

صدائے منبر و محراب ان خطیبوں، مولویوں، سجادہ نشینوں کے نام جن کے مزاج نے امتِ مسلمہ کو ''جہاد فی سبیل اللہ'' سے اتنا دور کردیا کہ آج مسلمانوں کو علم ہی نہیں کہ **''ذروة سنام الإسلام''** کی دورِ حاضر میں کتنی ضرورت ہے! خدادا امتِ مسلمہ کے حال پر رحم کھاؤ! اور درس غزوات و سرایا، یا آیاتِ جہاد کی تفسیر یا فی فضلہ احادیث کو اپنے وعظ میں شامل کرلو، تاکہ سابقہ کوتاہیوں کے ازالے کی ابتداء ہوسکے۔

مفکرِ اسلام علامہ ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

وائے ناکامی! متاعِ کارواں جاتا رہا　　کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

واللہ ولی التوفیق

مصادرومراجع

القرآن الكريم *مع ترجمہ: کنزالایمان از امام اہل سنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ (ت1340ھ)*

الاستذكار، المؤلف: أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (ت ٤٦٣هـ)، الناشر: دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، ١٤٢١ هـ

الاستيعاب في معرفة الأصحاب، المؤلف: أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (ت ٤٦٣هـ)، الناشر: دار الجيل، بيروت، الطبعة: الأولى، ١٤١٢ هـ

أسد الغابة في معرفة الصحابة، المؤلف: عز الدين ابن الأثير، أبو الحسن علي بن محمد الجزري (ت ٦٣٠هـ)، الناشر: دار الفكر – بيروت، عام النشر: ١٤٠٩ هـ

الإصابة في تمييز الصحابة، المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (ت ٨٥٢هـ)، الناشر: دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى - ١٤١٥ هـ

البداية والنهاية، المؤلف: أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (ت ٧٧٤هـ)، الناشر: دار هجر للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان، الطبعة: الأولى، ١٤١٨ هـ

تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام، المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي (ت ٧٤٨ هـ)، الناشر: دار الغرب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الأولى، ١٤٢٤ هـ

تاريخ الخميس في أحوال أنفس النفيس، المؤلف: حسين بن محمد بن الحسن الدِّيار بَكْري (ت ٩٦٦هـ)، الناشر: دار صادر – بيروت

تاريخ الطبري، المؤلف: أبو جعفر، محمد بن جرير الطبري (ت ٣١٠هـ)، الناشر: دار المعارف بمصر، الطبعة: الثانية ١٣٨٧ هـ

تاريخ بغداد، المؤلف: أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطيب البغدادي (ت ٤٦٣هـ)، الناشر: دار الغرب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الأولى، ١٤٢٢هـ

سبل الهدى والرشاد، في سيرة خير العباد، المؤلف: محمد بن يوسف الصالحي الشامي (ت ٩٤٢هـ)، الناشر: دار الكتب العلمية بيروت – لبنان، الطبعة: الأولى، ١٤١٤ هـ

سير أعلام النبلاء، المؤلف: شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي (ت ٧٤٨هـ)، الناشر: مؤسسة الرسالة، الطبعة: الثالثة، ١٤٠٥ هـ

سيرة ابن إسحاق (كتاب السير والمغازي)، المؤلف: محمد بن إسحاق بن يسار المطلبي بالولاء، المدني (ت ١٥١هـ)، الناشر: دار الفكر – بيروت، الطبعة: الأولى ١٣٩٨ هـ

السيرة النبوية لابن هشام، عبد الملك بن هشام بن أيوب الحميري المعافري، أبو محمد، جمال الدين (ت ٢١٣هـ)، الناشر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطبعة: الثانية، ١٣٧٥هـ

صحيح البخاري، المؤلف: أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري الجعفي (ت 256هـ)، الناشر: دار ابن كثير و دار اليمامة – دمشق، الطبعة: الخامسة، ١٤١٤ هـ

صحيح مسلم، المؤلف: أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري (ت 261هـ)، الناشر: دار الطباعة العامرة – تركيا، عام النشر: ١٣٣٤ هـ

الطبقات الكبرى، المؤلف: محمد بن سعد بن منيع الهاشمي البصري المعروف بابن سعد (ت 230هـ)، الناشر: دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، ١٤١٠ هـ

فقه السيرة النبوية مع موجز لتاريخ الخلافة الراشدة، المؤلف: محّمد سعيد رمضان البوطي (ت 1434هـ)، الناشر: دار الفكر – دمشق، الطبعة: الخامسة والعشرون - ١٤٢٦ هـ

الكامل في التاريخ، المؤلف: أبو الحسن علي بن أبي الكرم محمد بن محمد بن عبد الكريم بن عبد الواحد الشيباني الجزري، عز الدين ابن الأثير (ت ٦٣٠هـ)، الناشر: دار الكتاب العربي، بيروت – لبنان، الطبعة: الأولى، ١٤١٧هـ

مسند الإمام أحمد بن حنبل، المؤلف: أحمد بن محمد بن حنبل (ت 241هـ)، الناشر: دار الحديث – القاهرة، الطبعة: الأولى، ١٤١٦ هـ

المغازي، المؤلف: محمد بن عمر بن واقد السهمي الأسلمي بالولاء، المدني، أبو عبد الله، الواقدي (ت ٢٠٧هـ)، الناشر: دار الأعلمي – بيروت، الطبعة: الثالثة – ١٤٠٩ هـ

المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، المؤلف: أحمد بن محمد بن أبى بكر بن عبد الملك القسطلاني القتيبي المصري، أبو العباس، شهاب الدين (ت ٩٢٣هـ)، الناشر: المكتبة التوفيقية، القاهرة، مصر

نور اليقين في سيرة سيد المرسلين، محمد بن عفيفي الباجوري، المعروف بالشيخ الخضري (ت ١٣٤٥هـ)، الناشر: دار الفيحاء – دمشق، الطبعة: الثانية - ١٤٢٥ هـ

قدر و قیمت میں ہے خوں جس کا حرم سے بڑھ کر

